احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 2- اکتوبر 1999ء - 21 جمادی الثانی 1420 ہجری - 2- اخاء 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 223

قبولیتِ دعا کا گُر

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ وہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔

(ترمذی ابواب الدعوات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے دین میں جو طریق شفا کا رکھا ہے وہ تو دعا ہی کا طریق ہے۔ اپنے نفس اور توجہ پر بھروسہ کرنا یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے۔ لیکن جب انسان خدا سے دعا کرتا ہے تو یہ سب باتیں فنا ہو جاتی ہیں۔ اور انسان پھر اصل پناہ کی طرف دوڑتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ دعا ہی اصلیت ہے۔ باقی جو کچھ ہے وہ نراخبط ہے۔

دعا کی عجیب عجیب تاثیریں میں نے تجربہ کی ہیں۔ ایک بار میں درد دانت سے سخت تکلیف میں تھا عمر دراز نام ایک گرداور ہمارے ہاں آیا ہوا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ دانت کے درد کا علاج بھی آپ کو معلوم ہے۔ اس نے کہا۔ علاج دنداں اخراج دندان۔ میں نے جب یہ بات سنی تو خیال کیا کہ دانت کا نکلوانا بھی ایک عذاب ہی ہے۔ میں اس وقت اس چٹائی پر بیٹھا ہوا تھا اور درد کی بے قراری کی وجہ سے سر چارپائی کی پائنتی پر رکھا ہوا تھا۔ اس وقت مجھے ذرا سی غنودگی ہوئی اور الہام ہوا (-) اور اس کے ساتھ ہی معاً درد جاتا رہا۔

میں یقیناً" جانتا ہوں کہ دعا کے سلسلہ میں ہزارہا خزائن معارف کے مخفی ہیں۔ جو شخص دوسری طرف توجہ کرے گا وہ ان خزائن سے محروم رہ جائے گا کیونکہ جب انسان اس راہ کو جس پر سایہ دار درخت ہوں اور پانی کا سامان ہو چھوڑ دے تو وہ ان تمام آرام کے سامانوں سے محروم رہے گا یا نہیں کسی کے پہلو میں دو دل تو نہیں ہو سکتے ایک ہی طرف توجہ کرے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 325)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں

تازہ اطلاع

ربوہ: یکم اکتوبر - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم امیر صاحب مقامی وناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کو موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق

حضور ایدہ اللہ نے اپنی مصروفیات میں قدرے اضافہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کمزوری میں کافی فرق ہے۔ الحمدللہ۔ علاج جاری ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں مولا کریم پیارے آقا ایدہ اللہ کو جلد از جلد کامل صحت عطا کرے اور آپ کو ہر لمحہ اپنی تائید ونصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

چھٹے سالانہ علمی مقابلہ جات

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

26-27 ستمبر 1999ء - ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے چھٹے سالانہ علمی مقابلہ جات 26-27 ستمبر 1999ء کو ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئے۔ یہ مقابلہ جات 1994ء سے مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہے ہیں۔ اس سال خدا کے فضل وکرم سے 13 مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اور 33 اضلاع کی 109 مجالس کے 253 خدام نے مقابلوں میں حصہ لیا جبکہ گذشتہ سال 210 خدام شامل ہوئے۔ اس سال جو مقابلے ہوئے یہ ہیں تلاوت، نظم، مقابلہ تقریر اردو معیار عام و معیار خاص، مقابلہ تقریر انگریزی، فی البدیہہ تقاریر، مطالعہ قرآن، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود، خطبات امام، مرکزی امتحان، مضمون نویسی، معلومات اجتماعی اور بیت بازی۔ ان میں سے خاص اہمیت کے مقابلوں کے نصاب یہ ہیں۔

☆ مطالعہ قرآن، ترجمۃ القرآن پارہ دوم لفظی وبامحاورہ تفسیر کبیر جلد دوم۔

☆ مطالعہ کتب۔ آئینہ کمالات اسلام

☆ خطبات امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبات جنوری فروری 1999ء

☆ معلومات اجتماعی سیرۃ خاتم النبیین جلد سوم۔ روزنامہ الفضل یکم جنوری تا 31 مارچ 1999ء بشمول خبروں والا صفحہ۔ تاریخ عام دینی معلومات

ان مقابلہ جات کے ناظم اعلیٰ مکرم عبدالسمیع خان صاحب مہتمم تعلیم (ایڈیٹر الفضل) اور نائب مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب تھے۔ اس کے علاوہ سترہ شعبہ جات پر مشتمل انتظامیہ نے تمام انتظامات سنبھالے ہوئے تھے۔

افتتاح مورخہ 26- ستمبر کو صبح 8 بجے محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ نے مقابلہ جات کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر ایوان محمود کو خوبصورت تربیتی جملوں پر مشتمل بینرز سے سجایا گیا تھا۔ تلاوت، عہد، نظم اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
مدیر - عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 76)

کائنات کا واحد بادشاہ

حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب امام بیت دارالفضل قادیان دارالامان کی ایک نہایت ایمان افروز روایت جسے تاریخ تصوف اور سیرت اولیا کا سنہری ورق کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ آپ کا بیان ہے۔

"حضرت مسیح موعود وقتاً فوقتاً مختلف بزرگوں کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ:-

حضرت ابوالحسن خرقانی کسی امر کے متعلق تیس سال دعا کرتے رہے۔ ان کو ہر دفعہ یہی آواز آتی تھی تمہاری دعا قبول نہیں ہوئی۔ ایک دن ان کا ایک مرید ان کے پاس آسویا۔ اور جس وقت آپ کو الہام ہوا تو اس آواز کو اس نے بھی سنا مگر ادب کے سبب سے خاموش ہو رہا دوسرے دن پھر وہ پاس سویا۔ اور اس آواز کو سنا۔ پھر بھی اس نے ذکر نہیں کیا۔ تیسرے دن پھر اس نے آواز کو سنا اور آپ سے کہا کہ مجھے اس آواز کو سنتے ہوئے تین دن ہو گئے۔ آپ اس راستہ کو چھوڑ کر اور کوئی راہ اختیار کریں آپ نے اس مرید سے بہت خفا ہو کر یہ بات کہی تم جانتے ہو کہ ایک دروازے کے سوا کوئی اور بھی دروازہ ہے؟ اگر بادشاہ ایک مزدور کو مزدوری نہیں دیتا۔ تو کیا مزدور کا یہ کام ہے کہ مزدوری چھوڑ دے۔ ہاں دنیا کے لوگوں میں تو یہ بات ہوتی ہے کہ اگر ایک جگہ کام نہ ملے تو دوسری جگہ کام کرتے ہیں۔ آپ نے اس مرید کو کہا کہ

اس عزوجل کے سوا اور بھی کوئی بادشاہ ہے جس سے ہم جا کر مانگیں اور اپنی معروضات پیش کریں جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے وہ ہم نے کرنا ہے۔ وہ اگر نہ کرے۔ تو اسے پوچھنے والا کوئی نہیں۔ اگر ہم نہ کریں تو ہم پوچھے جانے والے ہیں۔"

(الحکم 7 فروری 1935ء ص3)

حضرت شیخ فریدالدین عطار نے "تذکرۃ الاولیاء" (باب 77) میں آپ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ قطب وقت، سلطان المشائخ اور اہل طریقت و حقیقت کے پیشوا تھے۔ آپ نے ایک بار اپنی پوری حیات قدسی کا نچوڑ ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ "تہتر سال سے میں نے ایک سجدہ بھی خلاف شرع نہیں کیا اور کسی لمحہ اپنے نفس کی موافقت نہیں کی۔" خاکساری کا یہ عالم تھا کہ ایک بار فرمایا۔ "میرے باپ آدم کی اولاد تھے لیکن میں نہ آدمی ہوں نہ آدم"

دعا اور صبر و استقلال

حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب کا بیان ہے کہ:-

"حضرت مسیح موعود گورداسپور گئے ہوئے تھے اور کرم دین کے مقدمہ کی آخری پیشی تھی۔ خواجہ صاحب مجسٹریٹ کے سامنے پیش تھے۔ کسی نے ذکر کیا کہ حضور دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ روح القدس سے خواجہ صاحب کی مدد اور تائید کرے۔ آپ نے فرمایا۔

"ہر ایک وقت دعا کا نہیں ہوتا۔ بعض وقت دعاؤں کے ہوتے ہیں۔ اور بعض وقت صبر و استقلال کے ہوتے ہیں۔ ہر وقت مانگتے ہی جانا بے صبری کی دلیل ہے کسی وقت انسان مانگے۔ اور کسی وقت صبر سے بھی کام لے۔

دعاؤں کے متعلق آپ فرمایا کرتے تھے۔

"یہ بھی ایک دوستانہ معاملہ ہوتا ہے جس طرح

بعض دفعہ بعض دوست بعض کی مان لیتے ہیں۔ دوسری دفعہ پھر وہ اپنی منوا لیتے ہیں۔ یہ خیال کہ ہر ایک دعا قبول ہو یہ صحیح نہیں ہے بعض دفعہ جناب الٰہی اپنی مرضی منوانا چاہتے ہیں۔ بعض دفعہ بندے کی مان لیتے ہیں۔"

(الحکم 7 فروری 1935ء ص3)

مصیبت زدوں کیلئے میدان حشر میں غیر محدود انعام

حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

میری ایک بیوی فوت ہو گئی تھی اس کے متعلق میں نے حضور سے ذکر کیا کہ حضور اس نے بیماری میں بہت تکلیف اٹھائی ہے اور نہایت پریشانی میں اس کی موت واقع ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:-

بعض لوگ تو وہ ہیں کہ جنت میں جائیں گے اور بعض لوگوں کے استقبال کے لئے جنت آتا ہے۔

فرمایا:-

مصیبت زدوں کو جب قیامت کے دن اجر ملیں گے۔ تو وہ لوگ جن کو کوئی تکلیف دنیا میں نہیں پہنچی وہ دیکھ کر کہیں گے کہ کاش ہمارے بدن قینچیوں سے کاٹے جاتے۔ تو ہم ان اجروں کے مستحق بنتے۔ دنیا کے مصائب ختم ہو جاتے ہیں مگر آخرت کی نعمتیں نہ ختم ہونے والی ہیں۔

(الحکم 7 فروری 35ء)

بارانِ کرم کی دعا

تم نے تو کبھی کرب کو یوں راہ نہ دی تھی
جیسے کہ درِ دل پہ کڑا پہرا رہا ہو

یہ درد میں ڈوبا ہوا پگھلا ہوا انداز
گر سطح کا عالم ہے تو تہ جانئے کیا ہو

ہر لحظہ دعا کرتا ہے بارانِ کرم کی
وہ کھیت جسے ہفتوں سے پانی نہ ملا ہو

سایہ ہو کڑی دھوپ میں تم، پیاس میں بادل
اور بھوک میں ہو مائدہ، مشکل میں دعا ہو

میں کیوں نہ تمہیں روح و دل و جان سے چاہوں
کیا اور کوئی ہے جو اجالوں سے بنا ہو؟

عادت ہی نہیں دیکھے بنا جینے کی ہم کو
M.T.A. نے جیسے کوئی جادو سا کیا ہو

مخمور ہیں سب سچی محبت کے نشے میں
جیسے کہ کوئی خواب کے عالم میں رہا ہو

آؤ نا کریں اس کے لئے ہم بھی دعائیں
جو شخص ہمارے لئے سر تا پا دعا ہو

جھونکا نہ کبھی گرم ہوا کا اسے چھوئے
ہر آن لئے سائے میں رحمت کی ردا ہو

لگ جائے مرے آقا کو اے کاش مری عمر
اس محسن و مشفق کو عطا پوری شفا ہو

امۃ الباری ناصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رنگ تقویٰ سے کوئی رنگت نہیں ہے خوبتر ۔ ہے یہی ایماں کا زیور ہے یہی دیں کا سنگار

"بہشت کی کلید تقویٰ"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پرحکمت تحریرات

مرتبہ- ناصر احمد قمر صاحب

ہر نیکی کی جڑ تقویٰ ہے

تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقویٰ کے معانی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو۔ اس سے بھی کنارہ کرے۔

فرمایا:-

"دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے جس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ جن کو سوآ کہتے ہیں یا راجباہا کہتے ہیں۔ دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ مثلاً زبان وغیرہ۔ اگر چھوٹی نہر یا سوئے کا پانی خراب اور گندہ اور میلا ہو تو قیاس کیا جاتا ہے کہ بڑی نہر کا پانی خراب ہے۔ پس اگر کسی کو دیکھو کہ اس کی زبان یا دست و پا وغیرہ میں سے کوئی عضو ناپاک ہے تو سمجھو کہ اس کا دل بھی ایسا ہی ہے۔"

(ملفوظات جلد 1 ص 525)

سچی خوشحالی

"متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے۔ جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔ پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آئی ہے۔ یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص 280)

لباس التقویٰ

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔

(روحانی خزائن جلد 21 ص 210)

حقیقی متقی

حقیقی متقی وہ شخص ہے کہ جس کی خواہ آبرو جائے۔ ہزار ذلت آتی ہو۔ جان جانے کا خطرہ ہو۔ فقر و فاقہ کی نوبت آئی ہو تو وہ محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر ان سب نقصانوں کو گوارہ کرے لیکن حق کو ہرگز نہ چھپاوے۔

(ملفوظات جلد 4 ص 57)

تقویٰ کی دو قسمیں

تقویٰ کی دو قسم ہیں ایک علم کے متعلق دوسرا عمل کے متعلق۔ علم کے متعلق تو میں نے بیان کر دیا کہ علوم دین نہیں آتے اور حقائق معارف نہیں کھلتے جب تک متقی نہ ہو۔ اور عمل کے متعلق یہ ہے کہ نماز۔ روزہ اور دوسری عبادات اس وقت تک ناقص رہتی ہیں جب تک متقی نہ ہو۔

(ملفوظات جلد 5 ص 130)

تقویٰ کی ضرورت

جب تک انسان تقویٰ میں ایسا نہ ہو جیسے اونٹ کو سوئی کے ناکے سے نکلنا پڑے اس وقت تک کچھ نہیں ہوتا۔ جس قدر زیادہ تقویٰ اختیار کرتا ہے اس قدر اللہ تعالیٰ بھی توجہ فرماتا ہے۔ اگر یہ اپنی توجہ معمولی رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی معمولی توجہ رکھتا ہے۔

(ملفوظات جلد 2 ص 647)

بہشت کی کلید تقویٰ ہے

یہ جو فرمایا کہ مومن کے لئے ہی جنت ہے۔ یہ اس لئے فرمایا ہے کہ سچی راحت دنیا کی ملذات سے تب پیدا ہوتی ہے جب تقویٰ ساتھ ہو۔ جو تقویٰ کو چھوڑ دیتا ہے اور حلال و حرام کی قید کو اٹھا دیتا ہے وہ تو اپنے مقام سے نیچے گر جاتا ہے۔ اور حیوانی درجہ میں آجاتا ہے۔

اصل یہی ہے کہ بہشت کی کلید تقویٰ ہے جس کو خدا تعالیٰ پر بھروسہ نہیں اسے سچی راحت کیونکر مل سکتی ہے....... حقیقت الامر یہی ہے کہ لذائذ کا مزہ صرف تقویٰ ہی سے آتا ہے۔ جو متقی ہوتا ہے اس کے دل میں راحت ہوتی ہے اور ابدی سرور ہوتا ہے۔ دیکھو ایک دوست کے ساتھ تعلق ہو تو کس قدر خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ لیکن جس کا خدا سے تعلق ہو اسے کس قدر خوشی ہو گی۔ جس کا تعلق خدا سے نہیں ہے اسے کیا امید ہو سکتی ہے۔ اور امید ہی تو ایک چیز ہے جس سے بہشتی زندگی شروع ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد 2 ص 254، 255)

زبان کی حفاظت

معلوم کرنا چاہئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں تقویٰ تمام جوارح انسانی اور عقائد زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔ بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے۔ مجھے اس پر ایک نقل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیادار نے دعوت کی۔ جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیادار نے اپنے نوکر کو کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا کہ دوسرا تھال بھی لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا کہ تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ تو تو بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان تین فقروں میں تو نے اپنے تین ہی حجوں کا ستیاناس کر دیا۔ تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ تو اس امر کا اظہار کرے کہ تو نے تین حج کئے ہیں۔ اس لئے خدا نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے اور بے معنی، بیہودہ، بے موقع غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے۔

(ملفوظات جلد 1 ص 280)

متقی کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوتا

پس تقویٰ ایک ایسی چیز ہے کہ جسے یہ حاصل ہو اسے گویا تمام جہان کی نعمتیں حاصل ہو گئیں۔ یاد رکھو متقی کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ وہ اس مقام پر ہوتا ہے کہ جو چاہتا ہے خدا تعالیٰ اس کے لئے اس کے مانگنے سے پہلے مہیا کر دیتا ہے۔

میں نے ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کو تمثل کے طور پر دیکھا۔ میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا۔

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

(ملفوظات جلد 5 ص 201)

جو متقی ہے اس کا خدا خود نصیر ہے
انجام فاسقوں کا عذاب سعیر ہے

تقویٰ کی باریک راہیں

"میں نے کسی کتاب میں ایک حکایت پڑھی ہے۔ لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کی ایک کافر سے جنگ ہوئی۔ جنگ میں مغلوب ہو کر وہ کافر بھاگا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کا تعاقب کیا اور آخر اسے پکڑا۔ اس سے کشتی کر کے اس کو زیر کر لیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس کی چھاتی پر خنجر نکال کر اس کے قتل کرنے کے واسطے بیٹھ گئے تو اس کافر نے آپ کے منہ پر تھوک دیا۔ اس سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کی چھاتی سے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور اس سے الگ ہو گئے۔ وہ کافر اس معاملہ سے حیران ہوا اور تعجب سے اس کا باعث دریافت کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ ہم لوگ تم سے جنگ کرتے ہیں تو محض خدا کے حکم سے کرتے ہیں کسی نفسانی غرض سے نہیں کرتے۔ بلکہ ہم تو تم لوگوں سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے تم کو پکڑا خدا کے لئے تھا۔ مگر جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا تو اس سے مجھے بشریت کی وجہ سے غصہ آگیا۔ تب میں ڈرا کہ اگر اس وقت جبکہ اس معاملہ میں میرا نفسانی جوش شامل ہو گیا ہے تم کو قتل کروں تو میرا سارا ساختہ پرداختہ ہی برباد ہو جاوے۔ اور جوش نفس کی ملونی کی وجہ سے میرے نیک اور خالصتاً للہ اعمال بھی حبط ہو جاویں۔ یہ دیکھ کر کہ ان لوگوں کا اتنا باریک تقویٰ ہے۔ اس نے کہا کہ میں نہیں یقین کر سکتا کہ ایسے لوگوں کا دین باطل ہے۔ لہٰذا وہ مسلمان ہو گیا۔"

(ملفوظات جلد 5 ص 609)

قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے

اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو (روزہ) دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے۔ اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر اور بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے۔ کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرمانبرداری میں ہے۔ جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔"

(ملفوظات جلد 5 ص 67)

تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفت جو شرط دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے

جماعت کو تقویٰ کی نصیحت

اور خوب یاد رکھو کہ اگر تقویٰ اختیار نہ کرو

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

خدا کی راہ میں ہنر کا خرچ

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب حکیم میں اپنے صاحب ایمان لوگوں کی ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ "جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔" بعض لوگ انفاق فی سبیل اللہ (خدا کی راہ میں خرچ کرنا) سے صرف مال کا خرچ مراد لیتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں اور خوبیوں سے نوازا ہے۔ اور انفاق (خرچ) سے مراد ان تمام نعمتوں کا خرچ کرنا ہے جو اس نے انسان کو عطا فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی نعمتیں دی ہیں کہ ان کا شمار مشکل ہے۔ تاہم یہاں چند ایک کا ذکر کرتے ہیں کہ مال کے علاوہ علم و عقل فراست ہنر، فن صحت وغیرہ بھی اللہ کی دی ہوئی نعمتوں میں شامل ہیں۔ دنیا میں ہر انسان منفرد قسم کی خوبیاں رکھتا ہے۔ اگر ایک شخص مالی لحاظ سے پسماندہ ہو تو عین ممکن ہے کہ وہ علم و عقل اور فن سے مالا مال ہو۔ ایک دوسرا شخص مالی اور فنی لحاظ سے پیچھے ہو تو کوئی بعید نہیں کہ وہ جسمانی اور ذہنی طور پر بہت آسودہ خاطر ہو۔ گویا عموماً کوئی بھی شخص یہ عذر پیش نہیں کر سکتا کہ چونکہ وہ ہر لحاظ سے تہی دست تھا وہ خدا کے حضور کس چیز کا انفاق کرتا۔ پھر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "تم نیکی اس وقت تک ہرگز حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم اس چیز کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو جسے تم بہت پسند کرتے ہو۔" انسان کو جہاں اور بہت سی چیزیں عزیز ہوتی ہیں وہاں اسے اپنا ہنر اور فن بھی بے حد عزیز ہوتا ہے۔ خدا نے اسے نہ صرف اس کا ذریعہ معاش بنایا ہوتا ہے بلکہ اسے اس کی بدولت معاشرے میں ایک عزت کا مقام بھی ملا ہوتا ہے۔ لہٰذا ہر صاحب فن کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنا فن کسی دوسرے کو نہ بتائے اس کے خیال میں اس سے نہ صرف اس کے رزق میں کمی آئے گی بلکہ اس کی قدر و منزلت میں بھی فرق آئے گا۔ ہنر کو خدا بنا بیٹھنا اپنے اندر شرک کے علاوہ حسد اور تعصب کی ملونی بھی رکھتا ہے جو خدا کو ناپسند ہے۔ یہ کہ انفاق (خرچ) خواہ وہ مال و دولت کا ہو یا علم کا صحت کا ہو یا ہنر و فن کا اس سے نہ صرف یہ کہ اس میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ اس سے رزق (یہاں اس سے ہماری مراد ہنر ہے) میں برکت پڑتی ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔

"ان لوگوں کی مثال جو خدا کی راہ میں انفاق (خرچ) کرتے ہیں ایک ایسے دانے کی ہے جس کو سات خوشے یا بالیاں لگتی ہیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوتے ہیں اور خدا جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی کئی گنا بڑھا کر دیتا ہے۔"

زیر نظر مضمون میں "انفاق فنون فی سبیل اللہ" ہمارا مرکزی نکتہ ہے جس دور سے آج ہم گزر رہے ہیں عالمی سطح پر بے روزگاری و مہنگائی پھیلی ہوئی ہے اور دن بدن بڑھ رہی ہے۔ ان حالات میں اس امر کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ تمام اصحاب فن رضائے الٰہی کی خاطر نہایت فراخدلی کے ساتھ اپنے فنون دوسروں کو سکھائیں۔ بعض فنون ایسے ہیں جو اخبارات و رسائل کی وساطت سے دوسروں کو سکھائے جا سکتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو قلمی اور تحریری طور پر نہیں صرف عملاً ہی سکھائے جا سکتے ہیں۔ بہر حال جو صورت بھی ہو تمام صاحبان فن کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس وقت کی اہم ضرورت کی طرف توجہ فرمائیں۔

جو فنون اخبارات و رسائل کی مدد سے سکھائے جا سکتے ہیں وہ عموماً یہ ہو سکتے ہیں۔

شربت سازی، پین کی سیاہی بنانا، شو پالش، مچھر بھگانے والی اشیاء، برتن و کپڑے دھونے والے پاؤڈر، صابن سازی، شمپو، ٹالکم پوڈر، پرفیوم سازی، ہیر ریمونگ کریم پاؤڈر، سنو کریم، کولڈ کریم، ہیر کلر (خضاب) ٹوتھ پیسٹ و ٹوتھ پاؤڈر بنانا، نیل سازی، فروٹ سالٹ بنانا، مربہ سازی، اچار سازی وغیرہ

"روزگار" سے متعلق مارکیٹ میں مفید کتب بھی مل سکتی ہیں جن کا مطالعہ کسی حد تک معلومات افزا ہوتا ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی فراہم کردہ معلومات نامکمل ہوتی ہیں۔ اور صاحب تجربہ لوگوں کی راہنمائی کی ضرورت لازماً پڑتی ہے۔

جو فنون عملاً سیکھنے پڑتے ہیں وہ عموماً یہ ہو سکتے ہیں۔ گھڑی سازی، ٹیلرنگ، بجلی کا کام، آٹو مکینک، ویلڈنگ، کار پینٹری، فریج، ٹی وی، ریڈیو مرمت، خوشنویسی، مصوری، کمپیوٹر، ماڈل سازی، شومیکنگ، معماری، باربر کا پیشہ وغیرہ۔

یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ پیشوں یعنی فنون سے نفرت و حقارت ہماری بدقسمتی ہے۔ جو دوسرے لفظوں میں ہماری معاشی پسماندگی اور بے روزگاری کی بہت بڑی وجہ بھی ہے۔

اول الذکر اشیاء پیک کر کے مارکیٹ میں فروخت ہو سکتی ہیں۔ اور بے روزگاری کے ازالہ میں ممد و معاون ہو سکتی ہیں۔ اور اگر ایسا نہ بھی کیا جا سکے تو کم از کم گھر پر تیار کر کے کمر توڑ مہنگائی سے بچنے میں مدد مل سکتی ہے۔ فنون کو عام کرنے سے دولت کا ارتکاز محدود ہاتھوں کی بجائے مساویانہ طور پر تقسیم کرنے میں مددگار ہو سکتا ہے اور ہمارے معاشرے میں بوجہ عدم معاشی مساوات و استحکام جو بہت سی معاشرتی برائیاں اور جرائم جنم لے رہے ہیں۔ ختم ہو سکتے ہیں۔

جو اصحاب فن نہایت اخلاص اور فراخدلی سے (محض خدا تعالیٰ سے اجر کے طلبگار ہو کر) اپنے فنون سکھائیں گے وہ اخروی جزاء جو بعد کی بات ہے کے علاوہ اسی زندگی میں بے حد و حساب روحانی مسرت بھی پائیں گے اور خدا تعالیٰ انہیں اپنی بے شمار دینی و دنیوی نعماء سے نوازے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس کے برعکس بعض ایسے اساتذہ فن بھی ہمارے مشاہدہ میں آئے ہیں جو فن سکھانے میں مخلص نہیں ہوتے۔ وہ شاگردوں سے بہت عرصہ تک خدمات لیتے ہیں اور بوجہ بخل حتی المقدور کوشش کرتے ہیں کہ ان کے کچھ پلّے نہ پڑے۔ نیز سکھلائی کے دوران نہایت درشت رویہ رکھتے ہیں۔

یہ دور رضائے باری تعالیٰ کی خاطر فنون کو بانٹنے کا دور ہے۔ آج علم کو علم کی خاطر نہیں ذریعہ معاش کی خاطر حاصل کیا جا رہا ہے۔ جو کہ بے روزگاری کو مزید بڑھا رہا ہے۔ اور معاشی و معاشرتی مسائل پیدا کر رہا ہے پس علم کو علم کی غرض سے حاصل کیا جائے اور فنون کو ذریعہ معاش کی خاطر یہ اہم نکتہ سمجھنے کے لائق ہے۔

آخری التماس ہے کہ جہاں اساتذہ فن کا فرض ہے کہ بے لوث طور پر اپنے فنون سکھائیں وہاں تلامذہ (شاگردوں) کا بھی فرض ہے کہ اپنے اساتذہ کی تہہ دل سے خدمت و اطاعت کر کے ان کے دل جیت لیں اور ہمیشہ ان کے احسان مند رہیں۔ ان کے احسان کو ہمیشہ یاد رکھیں اور تا زیست احسان کا بدلہ احسان سے دیں اور یہ ارشاد نبوی ﷺ ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ گویا خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

مکرم شیخ نثار احمد صاحب

"ایک دعا۔ اک التجا"

آج کل جس کسی کو بھی ہوائی جہاز کے سفر کا اتفاق ہوا ہو گا۔ تو اس نے ایک نئی چیز محسوس کی ہو گی کہ دوران سفر جہاز کی ہر سیٹ پر ٹیلی ویژن نصب ہے۔ جس پر دس۔ بارہ مختلف چینلز آتے ہیں۔ ان میں سے ایک چینل ایسا بھی ہے جو دوران پرواز آپ کو ہر وقت یہ معلومات پہنچاتا ہے کہ آپ اس وقت دنیا کے کون سے ملک میں کس شہر میں یا اس ملک کے کس سمندر کے اوپر یا ریگستان یا پہاڑوں پر سفر کر رہے ہیں۔

اصل میں ٹیلی ویژن کی سکرین پر دنیا کا نقشہ بن جاتا ہے اور ایک تیر کے نشان کے ساتھ یہ (Indication) نشاندہی ہوتی ہے کہ اب آپ اس وقت دنیا کے کس مقام سے گزر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی جہاز کے نیچے ایسے کیمرے لگے ہوتے ہیں جو پورے سفر کے دوران آپ کو ٹیلی ویژن ہی کی سکرین پر نیچے زمین کا پورا منظر دکھاتے ہیں۔ یعنی آپ کو جہاز کی کھڑکی سے نیچے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

خاکسار جب بھی یورپ وغیرہ کا سفر کرے تو اس چینل کی معلومات میں ہمیشہ ہی بہت دلچسپی لیتا ہے۔

اس مرتبہ بھی جلسہ سالانہ (U.K) سے واپسی پر جہاز میں سوار ہوا تو فوراً ہی ٹیلی ویژن کی سکرین پر دنیا کا نقشہ ابھرا اور پھر وہی تیر کے نشان کے ساتھ رہنمائی شروع ہو گئی کہ ہم اس وقت کون سے علاقے سے گزر رہے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ کیمروں کی وجہ سے ٹیلی ویژن کی سکرین پر نیچے گزرتے ہوئے منظر آنا شروع ہو گئے۔ انگلستان کا سفر تقریباً 8 یا 9 گھنٹے کا ہوتا ہے۔ اور میں تمام وقت یہ دونوں منظر دیکھتا رہا۔

پھر مجھے خیال آیا کہ دنیا کے کتنے ہی ممالک کے اوپر سے ہم گزر رہے ہیں اور ہر علاقے میں لاکھوں لوگ آباد ہیں۔ اور دوران سفر بے شمار ممالک سے ہم گزریں گے۔ جہاں کروڑوں انسان اس وقت بس رہے ہیں۔ پھر میں نے سوچا کہ خدا تعالیٰ کی کتنی بڑی زمین ہے جو براعظم امریکہ۔ یورپ۔ افریقہ اور ایشیا پر محیط ہے اور ہر براعظم میں اربوں لوگ اس وقت آباد ہیں۔

ایسی ہی سوچوں کے درمیان یکایک ایک اور خیال میرے دل میں پیدا ہوا۔ میں نے سوچا کہ دنیا کے مکیں ان اربوں لوگوں میں آج ایک ایسا شخص بھی ہے۔ جو دنیا کے ان تمام مکینوں کا سچا ہمدرد ہے۔ جو ان کے لئے دن رات دعائیں کرتا ہے۔ جو ان تمام کو جانتا بھی نہیں۔ جو ان کی بھاری اکثریت سے کبھی ملا بھی نہیں۔ لیکن پھر بھی وہ ان کے غم کو محسوس کرتا ہے۔ اس کی صبح اور اس کی شامیں ان کی بھلائی کی تدبیروں میں گزرتی ہیں۔ دنیا میں جہاں بھی آفات آتی ہیں وہ شخص امداد کے لئے اپنے مختصر ہی سہی پر پھر بھی جو کچھ مالی اور دوسرے ذرائع ہیں ان کو بروئے کار لاتا ہے۔ افریقہ ہو یا جاپان ہو یا بوسنیا ہر غم ہر دکھ میں یہ شخص بے چین و بے قرار ہوتا ہے۔

پھر میں نے سوچا کہ کیا ایک عام شخص اتنی بڑی ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھا سکتا ہے۔ میرے دل نے گواہی دی۔ ہرگز نہیں۔ اگر وہ چاہے پھر بھی نہیں۔ یہ اس کے بس کی بات ہی نہیں۔

تب میں نے سوچا کہ اس سوال کا ایک ہی جواب ہو سکتا ہے کہ اگر وہ انسان ہے تو پھر لازمی طور پر غیر معمولی انسان ہے۔ کوئی بہت ہی خاص انسان۔

پھر میں نے سوچا۔ غیر معمولی انسان کیا خود اپنی محنت سے بن سکتے ہیں۔ کوئی کہے شاید ہاں۔ لیکن ایک بہت ہی محدود دائرہ میں۔ لیکن اقوام عالم کی بھلائی کی اتنی بھاری ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے والا شخص خود نہیں بن سکتا۔ اس کے پیچھے کوئی بہت ہی بڑی قوت ہونی چاہئے۔ کوئی طاقت اور قوت کا سرچشمہ۔ ان سب طاقتوں اور قوتوں کا سرچشمہ آخر کون ہو سکتا ہے۔ ایک ہی جواب ہے۔ ہمارا پیارا خدا۔ جو زمین اور آسمان کا مالک ہے۔ تب میں نے سوچا کہ وہ ہستی باری تعالیٰ بے عیب ہے۔ اس کے کسی کام میں کوئی نقص نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس کے انتخاب میں کوئی غلطی رہ جائے۔ ناممکن۔ بالکل ناممکن۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

محمود مجیب اصغر صاحب

درہ خیبر - برصغیر کا دروازہ

KHYBER PASS - GATEWAY TO SOUTH ASIA

قسط اول

درہ خیبر جسے جنوبی ایشیاء کا دروازہ شمار کیا جاتا ہے پشاور کے مغرب میں واقع ہے شمال مغربی سرحدی صوبہ (N.W.F.P) افغانستان کی سرحد کے ساتھ ملا ہوا ہے اور سرحد کے ساتھ اس کی لمبائی گیارہ سو 1100 کلومیٹر (یا 680 میل) بنتی ہے۔ اس وقت غالباً صوبہ سرحد کا سب سے اہم اور نمایاں فیچر (Feature) یہی درہ خیبر (Khyber Pass) ہی ہے جہاں سے کئی اقوام ہجرت کر کے یا حملہ کر کے یورپ اور وسط ایشیا سے برصغیر میں داخل ہوئیں تجارتی مال کی آمد کا بھی یہی بڑا ذریعہ رہا ہے۔ درہ خیبر پشاور کے مغرب میں جمرود سے شروع ہو کر لنڈی کوتل کے آگے طورخم کے مقام پر ختم ہوتا ہے۔ جہاں سے آگے افغانستان واقع ہے اس درہ کی لمبائی تقریباً 40 کلومیٹر ہے۔ سلسلہ کوہ سلیمان (جو کوہ ہمالیہ کی شاخ ہے) اسی درے میں واقع ہے کئی قلعے بنے ہوئے ہیں۔ درہ خیبر کے درمیان بل کھاتی بلندیوں پر چڑھتی اترتی سڑک اور ایک عظیم ریلوے لائن بنائی گئی ہے جو انجینئرنگ کا شاہکار شمار ہوتی ہے تقریباً وسط میں ایک تاریخی چھوٹی سی مسجد "علی مسجد" بنی ہوئی ہے جس کو اصلی حالت میں برقرار رکھ کر اس میں بعد میں توسیع بھی کی گئی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ اس درے کے نام اور مسجد کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔ خیبر بحیثیت تجارتی گزرگاہ، قلعے اور مسجد علی اس کی کوئی نہ کوئی نسبت اس قلعہ خیبر سے ضرور ہے جو عرب میں واقع ہے اور جو اپنے قلعوں اور تجارتی اموال کی آمد کے لئے مشہور ہے اور جسے حضرت علیؓ نے فتح کیا تھا۔ اسلامی لٹریچر میں بنی اسرائیل کے بعض یہود قبائل خیبر میں ہی آباد تھے اور خیبر سے تجارتی اموال کی آمد اور پھر حضرت علیؓ کے ذریعے خیبر کی فتح کا بڑا نمایاں ذکر ملتا ہے۔ لگتا ہے اس درے کو بھی بنی اسرائیل کے قبائل نے ہی آباد کیا ہوگا کیونکہ افغان اقوام کے بارے میں یہ امر فیصلہ کن ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے قبائل میں سے ہی ہیں۔

باب خیبر

پشاور سے جمرود پہنچ کر سڑک پر ایک عظیم الشان باب (دروازہ) بنایا گیا ہے جسے "باب خیبر" کہتے ہیں۔ اس کے پاس کئی کتبے لگائے گئے ہیں۔ جس پر درہ خیبر کی تاریخ، اس کا جغرافیہ اور خیبر ایجنسی میں افغان قبائل کا تعارف اور دیگر معلومات نمایاں کی گئی ہیں۔ ان ہی معلومات کو ذیل عناوین کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

درہ خیبر اور اس کا جغرافیہ

"درہ خیبر تاریخی اور جغرافیائی لحاظ سے محل وقوع، آب و ہوا اور باشندوں کے اعتبار سے بے نظیر ہے۔ یہ درہ جسے برصغیر کا دروازہ (Gateway of the Sub-continent) کہا جاتا ہے پشاور کے عین مغرب میں واقع ہے۔ پشاور کی حسین زرخیز وادی کسی رومی تماشاگاہ (Roman Amphitheatre) کی مانند پہاڑوں کے ایک غیر منقطع سلسلے سے گھرا ہوا ہے۔

سلسلہ کوہ سلیمان عظیم الشان کوہ ہمالیہ کی شاخ ہے۔ یہ سطح مرتفع پامیر سے جسے سقف عالم کہا گیا ہے شروع ہوتا ہے اس سلسلہ کی چند در چند مٹیالی پہاڑیاں اور وادیاں خیبر تک پہنچ کر ایک ہو جاتی ہیں۔

خیبر وہ مقام ہے جہاں شاید ساری دنیا سے زیادہ وسیع کوہستانی مناظر کو فاصلہ اور تناسب بخشتا ہے اور جہاں پٹھان بستے ہیں۔ موسم اور مناظر کا تضاد خیبر میں انتہاء کو پہنچا ہوا ہے۔ اس درے میں سردی ہے تو ٹھٹھرا دینے والی' اور گرمی ہے تو جھلسا دینے والی' (Biting Cold and Scorching Heat)

جغرافیائی لحاظ سے درہ خیبر 25 فٹ 7 اور 70 شرقی طول بلد کے درمیان اور 40 33 اور 34 شمال عرض بلد پر واقع ہے۔ سالانہ بارش کا اوسط 14 انچ ہے۔ کبھی کبھی برف بھی پڑتی ہے۔

اصل درہ خیبر جمرود سے شمال مغرب میں تقریباً تین (3) میل پر شروع ہوتا ہے اور کوئی تئیس (23) میل لمبا ہے۔ بل کھاتی ہوئی سڑک میلوں تک چلی گئی ہے جس کے دو حصے ہیں۔ ایک پر موٹر چلتی ہے اور دوسری اونٹوں کے لئے ہے۔

درہ خیبر ویران و بے آب و گیاہ اور دشوار و ہموار چٹانوں سے گزرتا ہوا علی مسجد (3147 فٹ) کے قریب آکر رفتہ رفتہ تنگ ہو جاتا ہے اور مناظر بھی یکسر بدل جاتے ہیں۔ یہاں چشمہ خیبر جاری ہے جس کی بدولت ان بے کیف اور اداس بھوری چٹانوں کے مابین ایک نخلستان ملتا ہے۔

علی مسجد کے بعد درہ بل کھاتا ہوا اپنی انتہائی بلندی پر لنڈی کوتل کی سطح مرتفع (3518 فٹ تک جا پہنچتا ہے۔ یہاں سے سڑک نشیب کا رخ کرتی ہے اور شنواری علاقے سے گزرتی ہوئی لنڈی خانہ (Landi Khana) اور پھر طورخم (Torkham) پہنچتی ہے یہاں ڈیورنڈ لائن (Durand Line) گزرتی ہے اور پاکستان اور افغانستان کے درمیان سیاسی اور بین الاقوامی حد فاصل ہے

درۂ خیبر کے قبائل

عہد سکندری کا مشہور مورخ ہیرو ڈوٹس (Herodotus) کہتا ہے کہ دریائے سندھ کے ساحلوں پر جو لوگ آباد تھے انہیں پکتیائے (پکھت) Pactyae کہا جاتا تھا یہ چار قوموں میں منقسم تھے۔ انہیں کا ایک قبیلہ اپارتیا (Apartea) نامی تھا۔ یہی اپارتیا (Apartea) آج کل کے آفریدی درہ خیبر میں سب سے زیادہ آبادی انہیں کی ہے۔ تاریخی لحاظ سے سکندر اعظم یا اس کی فوج کا یونانی اور مقدونی خون (Grecian and Macedonian Blood) آفریدیوں نے ورثہ میں نہیں پایا۔ گو دریائے سندھ یا گندھارا سرزمین تک جسے اب وادیٔ پشاور کہا جاتا ہے باختری سلاطین (Bactrian Kings) کے دور اقتدار میں بالیقین یونانی اثرات پہنچے تھے لیکن خیبر کا یہ علاقہ سکندر مقدونی کے لئے محض ایک گزرگاہ تھا۔ پھر بھی یہ عجیب بات امر واقعہ ہے کہ آخر آفریدیوں کے خط و خال یونانیوں جیسے ہیں بلاشبہ بہت سے آفریدی نوجوان ایسے ہیں جو اپالو دیوتا (Apollo) کا مجسمہ معلوم ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک معمر ایشائیل (باریش) آفریدی میں زیوس (Zeus) دیوتا جیسا وقار پایا جاتا ہے۔ یہ علاقہ خیبر میں جس کا زیادہ حصہ بھورے رنگ کی ویران پہاڑیوں پر مشتمل ہے چار قبائل آباد ہیں۔

(1) آفریدی Afridi
(2) شنواری Shinwari
(3) ملاگوری Mullagori
(4) شلمانی Shilmani

یہ سرزمین گویا ان چار قبیلوں ہی کے لئے بنی تھی نہ یہ کہ وہ اس سرزمین پر آکے بسے ہوں۔ جو مسلح جنگجو قبائل اسپارٹا (Spartan) والوں کی خوبیاں بھی رکھتے ہیں اور خامیاں بھی۔ یہ لوگ بھوری مٹی کے بنے ہوئے مکانوں میں جن کے گرد مٹی کی دیواروں کا احاطہ ہوتا ہے اور جہاں ہر احاطے میں ایک دیدبان (Watch tower) بنا ہوتا ہے بدویانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ پہاڑی باشندے زندگی کی صبر آزما اور پر خطر کشمکش میں ہر ایک پر سبقت لے جانے کے اہل ہیں۔ یہی سبب ہے کہ صدیاں بیت گئیں (زمانے بیت گئے) پھر بھی ان پر آنچ نہ آئی۔ پٹھان عام طور پر پہاڑی باشندہ ہوتا ہے۔ اپنی روایتی مہمان نوازی، حسن اخلاق، شجاعت اور خندہ جبینی کے باعث وہ بڑی سے بڑی عزت و قدر کا مستحق ہے۔ درہ خیبر کے قبائل بھی ان اوصاف کے حامل ہیں دوسرے پٹھانوں کی طرح یہ قبائل بھی زمانہ قدیم سے غیرت کا ایک ضابطہ برتتے چلے آئے ہیں۔ اس ضابطے کی رو سے ان پر تین بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

☆ ایک ننواتی (Nanawati) یعنی پناہ دینے کا حق (Right of Asylum)

☆ دوسرے بدل (Bedal) یعنی آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت کا قدیم دستور۔ (قرآن کریم کی سورۃ المائدہ آیت 46 میں تورات کی یہی تعلیم بیان کی گئی ہے۔ ناقل)

☆ تیسرے نیلمستیا (Nelmastiya) یعنی عام مہمان نوازی۔"

خیبر زمانہ قدیم میں

"تاریخی لحاظ سے پاکستان کی شمالی مغربی سرحد اتنے حملوں کی شکار بنی رہی ہے کہ ایشیا تو کیا دنیا بھر میں کسی ملک پر اتنے حملے کم ہوئے ہوں گے یہ علاقہ جہاں ہر زمانے میں تاریخ بنتی اور بگڑتی رہی ہے کئی تہذیبوں کا سنگم بنا رہا ہے اور جہاں مختلف النوع لوگ قرن ہا قرن سے زندگی کی طویل شاہراہ پر آگے ہی بڑھتے رہے ہیں۔ خیبر سرحد کا ایک اہم شہرۂ آفاق دروازہ ہے جو تاریخ میں وسطی ایشیاء اور برصغیر کے درمیان یورش و تجارت کی گزرگاہ بنا رہا ہے۔ اس راہ سے لاتعداد حملہ آور آئے۔ ان میں وہ نام بھی شامل ہیں جنہوں نے ساری دنیا کو لرزا دیا یعنی تاریخ کے مشہور ترین فاتح سکندر، چنگیز خان اور تیمور، سب سے پہلے آریاؤں نے (1600 ق م) میں اس مشہور تاریخی بین الاقوامی شاہراہ پر اپنے قدم رکھے۔ چھٹی صدی ق م میں اہل فارس نے اس علاقہ پر قبضہ کیا اور اسے اپنی سلطنت کا باجگزار بنا لیا۔ سکندر کی سرکردگی میں یونانیوں کی تاریخ خیبر کا ایک اور اہم واقعہ ہے اگرچہ سکندر نے خود تو خیبر سے دور دوسرا شمالی راستہ اختیار کیا لیکن یونانی افواج کا بیشتر حصہ اس کے جرنیلوں Heprestion اور Perdiccas کی کمان میں اسی علاقہ سے آیا۔ اسی طرح باختره (Bactarians) سیتھی (Scythians) اور پارتھیائی (Parthians) دوسری اور پہلی (صدی) قبل مسیح میں آئے۔

پہلی صدی عیسوی میں کشان خاندان (Kushans) نے وسطی ایشیاء میں سلطنت قائم کی تو پشاور کو اس کا دارالحکومت بنایا اور درہ خیبر بین الاقوامی آمدورفت کے لئے ایک مستقل شاہراہ بن گیا۔

اسی زمانے میں مہاتما بدھ کی پاکیزہ تعلیمات اس علاقہ میں عام ہوئیں تو سازگار حالات میں آ جانے کے باعث بدھوں اور یونانیوں کے فن باہم گھل مل گئے اور شہرہ آفاق گندھارا آرٹ وجود میں آیا۔

کشان خاندان کے بعد تیسری صدی عیسوی میں ساسانی (Sassanians) یہاں آئے اس ایرانی خاندان نے ہنوں (Muns) سے پہلے گندھارا علاقے پر حکومت کی تاریخ عالم کے مشہور سفاک Ephthalites یعنی ہُن (Muns) براعظم ایشیاء کے وسط سے اٹھ کر پانچویں صدی عیسوی میں اس سرزمین پر حملہ آور ہوئے تھے۔"

ظہور اسلام

"جب آفتاب اسلام نے وسطی ایشیاء کو اپنے نور سے جگمگا دیا تو فاتحین اسلام کا سیلاب آگے بڑھا۔ ان پُرجوش مجاہدین کے دل اسلامی نصب العین کی حرکی قوت اور اولوالعزمی کی روح سے سرشار تھے اپنے پیش رو فاتحین کی طرح انہوں نے بھی مشرق کا رخ کیا اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرح درہ خیبر نے پہلی بار اسلام کے ابھرتے ہوئے سورج سے فیض پایا۔

عظیم الشان اسلامی فاتح سلطان محمود غزنوی جس نے سومنات فتح کیا اور بت شکن کا لقب حاصل کیا جو تاریخ عالم کا بہترین شہسوار تھا جس نے ہندوستان پر متعدد حملے کئے تھے کم سے کم دو بار درہ خیبر سے گزرا تھا۔

محمود غزنوی کے بعد شہاب الدین محمد غوری (1185ء) بھی اسی تاریخی راستے سے آیا تھا جس نے پرتھوی راج کو شکست دے کر دہلی میں پہلی بار اسلامی سلطنت قائم کی اور سات سو سال تک کے لئے ہندوستان سے ہندوؤں کی عیادت (Hindu Hegemony) ختم کر دی۔ پھر امیر تیمور آیا (1398ء) جو اپنے دار السلطنت سمرقند میں بیٹھے بیٹھے قرون وسطیٰ کے ایک مطلق العنان حاکم کے روایتی جبروت کے ساتھ مغربی ایشیا کے ایک وسیع حصے پر حکومت کرتا تھا۔

اس کے بعد شہنشاہ بابر آیا جو تاریخ عالم میں بڑی ہی دلآویز شخصیت Fascinating Character کا مالک ہے اس نے قبیلہ یوسف زئی کی ایک خاتون بی بی مبارکہ سے شادی کر کے پٹھانوں کے ساتھ نسلی تعلق قائم کیا اسی نے ہندوستان میں مغلوں کی مستحکم سلطنت کی بنیاد ڈالی جو تین سو سال تک قائم رہی۔ 1739ء میں ایران کا نادر شاہ افشار بھی دہلی جاتے ہوئے خیبر سے گزرا جب کہ اس نے مغل اعظم کے "تخت طاؤس" ہی کو قبضے میں نہیں لیا جس میں سر تا سر لعل و جواہر جڑے ہوئے تھے بلکہ مغلیہ خزانے کی سب سے قیمتی متاع "کوہ نور ہیرا" بھی ساتھ لے گیا۔

بالآخر درہ خیبر نے جدید افغانستان کے بانی احمد شاہ ابدالی (1747ء-1773ء) کی فوجیں بھی گزرتی دیکھیں ابدالی ایک عظیم افغان فاتح اور کامل مدبر تھا جس نے پانی پت کی مشہور فیصلہ کن جنگ (1761ء) میں مرہٹوں کی طاقت کو کچل کے رکھ دیا اور اس طرح مسلمانان ہند کو ہندوؤں کے زیر نگین آنے سے بچا لیا۔"

انگریزوں کا زمانہ

"گندھارا پر سکندر کا اثر وہی تھا جو ایک بڑے حملہ آور کا ہو سکتا ہے۔ وہ اس علاقے میں سال بھر سے بھی کم ٹھہرا تھا اس لئے یونانی تخیل اور ثقافت کے پھیلانے میں اس کا اثر محض بالواسطہ ہے لیکن انگریزوں کا معاملہ دوسرا تھا۔

انگریز ہندوستان کی شمال مغربی سرحد پر ایک صدی سے زیادہ حاکم رہے اور قدامت پرست پٹھان معاشرے پر جو اب بھی قبائلی خصوصیات پر قائم ہے مغربی اثرات کے مستقل نقوش چھوڑ گئے۔

انگریزوں کو اعتراف ہے کہ یہی وہ علاقہ تھا جہاں ان کو ایسے لوگوں سے سابقہ پڑا جو صحیح معنوں میں ان کے حریف تھے یہ خم ٹھونک کر انگریزوں کے سامنے آئے اور ان کی قوت کے آخری دن تک ان کا مقابلہ کرتے رہے لیکن جب انگریز ایک سو سال سے زیادہ مدت حکومت کر کے واپس جانے لگے تو دونوں عظیم قومیں دوستوں کی طرح جدا ہوئیں۔ برطانوی فوج کا ہراول دستہ 1849ء میں پشاور پہنچا تو کوہ سلیمان اور دریائے سندھ کے درمیانی علاقے میں سکھ حکومت کا خاتمہ ہو گیا انگریزوں نے پشاور اور دیگر سرحدی اضلاع کو صوبہ پنجاب میں ضم کرا دیا۔ جس کا انہی دنوں انگریزی حکومت سے الحاق ہوا تھا اس طرح برصغیر کے وسیع علاقے کی انگریزی عمل داری بڑھ کر خیبر کے قریب تک آ گئی۔

خاص درہ خیبر سے انگریزوں کو اس وقت واسطہ پڑا جب پہلی جنگ افغانستان میں ان کی ایک فوج اس راستے سے افغانستان کی طرف بڑھی۔ سکھوں کی دوسری جنگ کے بعد انگریز سارے درہ خیبر پر قابض ہو گئے اور انہوں نے راستے کی حفاظت کے لئے درے میں جا بجا حفاظتی چوکیاں قائم کیں۔ 1878ء میں دوسری جنگ افغانستان کے دوران وادیٔ خیبر میں بہت سی لڑائیاں ہوئیں 1897ء میں آفریدیوں نے درہ پر قبضہ کر لیا اور خیبر کے سب قبائل انگریزوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اس وقت انگریزوں نے تیران (Tiran) مہم بھیجی تاکہ قبائلیوں کو زیر کر کے انہیں پوری طرح اپنا تابع بنا لیں اس مہم کے بعد ہی خیبر رائفلز (Khyber Rifles) کی تنظیم ہوئی۔ تیسری جنگ افغانستان (1919ء) کے دوران بھی وادیٔ خیبر میں کافی لڑائیاں ہوئیں۔"

بقیہ صفحہ 4

تو پھر اس قادر مطلق کی ہستی کے وجود کی کیا ہی پیاری یہ دلیل ہے کہ وہ جس سے پیار کرے اسے غیر معمولی بنا دیتا ہے۔ کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ وہ M T A پر خطاب کرتا ہے اور دنیا کے 158 ممالک کے لوگ بیک وقت اسے سن رہے ہوتے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی یہ نظارہ دیکھا ہے کہ وہ جب کسی بات پر خوش ہوتا ہے تو 158 ممالک کے لوگوں کے چہرے خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔ جب اس کی آنکھوں میں آنسو آتے ہیں تو دنیا کے 158 ممالک کے لوگ بے اختیار رو دیتے ہیں۔

کیا یہ کام زبردستی ہو سکتا ہے۔ کیا یہ سلسلہ مصنوعی ہو سکتا ہے۔ وہ کون سی مواصلاتی لہریں ہیں جو 158 ممالک کے کروڑوں لوگوں کے دلوں کے تاروں کو ایک ہی وقت میں چھیڑتی ہیں اور ایک ہی طرح کے جذبات میں بہا کر لے جاتی ہیں۔

تو پھر میں نے ٹھیک ہی سوچا تھا نا کہ وہ غیر معمولی انسان ہے۔ بہت ہی قیمتی وجود۔

پھر اے 158 ممالک کے رہنے والے اس کے پیارو۔ وہ ہر آن تمہارے دکھوں کا مداوا کرتا رہا ہے۔ تمہاری خوشیوں پر خوش ہوا۔ تمہارے غموں پر غمگین ہوا۔ ان گنت راتیں وہ تمہارے غم میں سویا نہیں۔

اے میرے پیارو! کیا اس کی محبت اب یہ تقاضا نہیں کرتی کہ ہم اپنے دن اور اپنی راتیں وقف کر دیں۔ اپنے مولا کریم سے فریاد کریں۔ ہماری آنکھیں اشکوں کا سیلاب بن جائیں۔ ایک ہی آرزو رہ جائے۔ ایک ہی تمنا ہو۔ ایک ہی دعا ہو۔ ایک ہی التجا ہو۔

شفا دے۔ شفا دے

شفاؤں کے مالک ہمارے پیارے کو کامل شفا دے"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

السر پیدا کرنے والا بکٹیریا

1979ء میں آسٹریلیا کے رائل پرتھ ہسپتال کے پیتھالوجسٹ رابن وارن نے معدہ کے ٹشوز کی Biopsy کے دوران ایک خاص قسم کا جراثیم ملاحظہ کیا۔ عام طور پر معدہ کی تیزابیت جراثیم کو معدہ میں رہنے نہیں دیتی لیکن یہ جراثیم معدہ کی جھلی (Mucus Membrane) میں چھپے بیٹھے رہتے ہیں اور معدہ کی دیواروں میں سوزش پیدا کرتے ہیں۔ اس قسم کے جراثیم کو Haliobacter کا نام دیا گیا ہے اور یہ خاص جراثیم جو انسانوں کے معدہ میں مشاہدہ کیا گیا ہے اسے Haliobacter Pylori کا نام دیا گیا۔ ان جراثیم کی موجودگی سے جو سوزش ہو جاتی ہے۔ اگر اس کا علاج نہ کیا جائے تو پھر بڑھتے بڑھتے معدہ کا السر اور کینسر جیسی بیماریوں کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

اس سے قبل طبی ماہرین کا خیال تھا کہ Peptic-Ulcer معدہ میں تیزاب کی زیادتی سے ہوتا ہے۔ لیکن تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی کہ بعض زیادہ تیزابیت کے حامل افراد کو السر نہیں ہوا جبکہ بعض نارمل تیزابیت کے حامل افراد السر کا شکار ہو گئے۔ 1970ء کی دہائی میں بعض ادویات جو معدہ میں تیزابیت کم کرتی ہیں السر کو تندرست کرنے میں بہت مشہور ہوئیں اور چونکہ دنیا کے پانچ تا دس فیصد افراد زیادہ تیزابیت کے مریض تھے اس لئے ان کی فروخت سے ادویات تیار کرنے والی کمپنیوں نے بے تحاشہ منافع کمانا شروع کر دیا اور علاج کے دیگر ذرائع پر توجہ کم کر دی۔ اب دیکھا یہ گیا ہے کہ یہ ادویات السر کو تندرست تو ضرور کرتی ہیں لیکن انہیں مسلسل استعمال کرنا پڑتا ہے اور جب بھی یہ چھوڑی جائیں بیماری عود کرتی ہے۔

السر کی کئی وجوہات مثلاً ایسی ادویات جو Non- Steroidal anti- inflamatery agents یعنی اسپرین وغیرہ کے گروپ سے تعلق رکھتی ہیں کے استعمال سے السر ہو جاتا ہے لیکن جب السر ان ادویات کے استعمال کے بغیر ہو تو تقریباً ہر کیس میں H.Pylori موجود پایا گیا۔ اس قسم کے السر کو جراثیم کش اینٹی بائیوٹک ادویات سے ختم کیا جا سکتا ہے۔

مغربی ممالک میں بچوں کے معدہ میں یہ جراثیم نہیں پایا گیا لیکن عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کی تعداد بڑھتی رہتی ہے اور 60 سال کی عمر کے گروپ کے افراد میں یہ تقریباً 50 فیصد افراد میں پایا جاتا ہے۔ جبکہ غیر ترقی یافتہ ممالک میں یہ جراثیم 60 تا 70 فیصد بچوں میں موجود ہوتا ہے۔ اور بڑی عمر کے افراد میں بھی اس کی تقریباً یہی اوسط رہتی ہے۔

ایک فرد سے دوسرے فرد میں یہ کس طرح منتقل ہوتا ہے اس بارہ میں ابھی کوئی واضح صورت حال معلوم نہیں ہوتی۔ لیکن صفائی کا ناقص معیار اور ایک جگہ پر زیادہ افراد کا اکٹھا رہنا دو وجوہات ہیں۔ اور جیسے جیسے دنیا میں اس طرف توجہ ہو رہی ہے اس جراثیم کی اوسط میں کمی واقع ہو رہی ہے اور گزشتہ 80 سالوں میں Gastric Cancer کی شرح میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔

موجودہ تحقیقات نے H.Pylori کا کینسر سے اس قدر گہرا رابطہ ثابت کیا ہے کہ 1994ء میں اس جراثیم کو کلاس ون Carcinogen (کینسر کا آغاز کرنے والی چیز) کے طور پر رجسٹر کیا گیا ہے۔

اسی گروپ کے بہت سے جراثیم بلیوں‘ کتوں‘ اور دوسرے جانوروں میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی شکل و صورت ملتی جلتی ہے اور یہ تیزابیت سے بچ نکلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان تمام اقسام میں ایک خاص قسم کا خامرہ (Ureasc Enzyme) السر ہوتا ہے جو یوریا کو امونیا اور کاربن ڈائی آکسائیڈ میں توڑتا ہے۔ شائد اس طرح حاصل ہونے والی امونیا انہیں تیزابیت سے بچانے میں مدد دیتی ہے۔

انسان کا دفاعی نظام ان کے توڑ کے لئے Anti-bodies تیار کرتا ہے لیکن مطالعہ نے ثابت کیا ہے کہ یہ ان کے خلاف زیادہ مؤثر نہیں ہیں اور اسی لئے یہ جراثیم کئی سالوں تک انسان کے معدہ میں گزر اوقات کرتا ہے اور انسان نے اس کے خلاف آہستہ آہستہ Tolerance پیدا کر لی ہے۔

(ماخوذ از سائنٹفک امریکن ‘فروری 1996ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 3

کے اور اس نیکی سے جسے خدا چاہتا ہے کثیر حصہ نہ لو گے تو اللہ تعالیٰ سب سے اول تم ہی کو ہلاک کرے گا۔ کیونکہ تم نے ایک سچائی کو مانا ہے۔ اور پھر عملی طور سے اس کے منکر ہوتے ہو۔ اس بات پر ہرگز بھروسہ نہ کرو اور مغرور مت ہو کہ بیعت کر لی ہے۔ جب تک پورا تقویٰ اختیار نہ کرو گے۔ ہرگز نہ بچو گے۔ خدا تعالیٰ سے کسی کا رشتہ نہیں نہ اس کو کسی کی رعایت منظور ہے۔ جو ہمارے مخالف ہیں وہ بھی اسی کی پیدائش ہیں اور تم بھی اسی کی مخلوق ہو۔ صرف اعتقادی بات ہرگز کام نہ آوے گی۔ جب تک تمہارا قول اور فعل ایک نہ ہو۔

(ملفوظات جلد 4 ص 112)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ کی بڑی ہمشیرہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ محلّہ دارالعلوم شرقی ربوہ مورخہ 26۔ ستمبر 1999ء بروز اتوار بوقت پونے گیارہ بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

مرحومہ نے بڑے صبر و شکر سے اپنی زندگی بسر کی مرحومہ نے سات بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

اگلے روز مورخہ 27۔ ستمبر 1999ء بیت مبارک میں مرحومہ کی نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان نے دعا کروائی احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں قرب خاص اور اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم عبدالمجید خان صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع نارووال کی اہلیہ محترمہ کے پیٹ میں رسولی ہے۔ ڈاکٹرز نے آپریشن تجویز کیا ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ بشیراں رفیق صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد رفیق اٹھوال صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ ان دنوں الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم انور احمد مبشر صاحب صدر جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ کے بیٹے ثاقب انور جو کہ پیارے حضور کی بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے کو کھیلتے ہوئے دائیں ہاتھ اور بازو پر چوٹ لگ جانے سے گہرا زخم آیا ڈاکٹر صاحب نے دس ٹانکے لگائے زخم اللہ کے فضل سے اب بہتر ہے۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب آمین

○ مورخہ 26۔ اگست 1999ء کو مکرم رانا نعیم احمد صاحب ابن مکرم رانا بشیر احمد صاحب مرحوم فرینکفرٹ جرمنی کے بیٹے عزیز وحید احمد رانا معمر (چھ سال) کے قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے پر آمین کی تقریب ہوئی تقریب میں 12 جرمن بچوں نے شرکت کی۔ جماعتی احباب نے بھی شرکت کی۔ آخر میں مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب نے دعا کروائی۔

ولادت

○ مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان (ریٹائرڈ) انسپکٹر وقف جدید 23/15 دارالیمن شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں:۔ کہ

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے پھوپھی زاد بھائی مکرم ملک لطیف احمد صاحب کے بیٹے عزیزم ملک مسعود سلطان صاحب حال کینیڈا (جو پانچ بہنوں کے اکلوتے بھائی ہیں) اور بہو عزیزہ امتہ الحی صاحبہ کو دو بچیوں کے بعد مورخہ 27۔ ستمبر 99ء پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام اسد محمود تجویز کیا گیا ہے۔

عزیز نومولود محترم میاں سلطان بخش صاحب مرحوم جو جماعت احمدیہ کلر کہار ضلع چکوال کے پہلے احمدی اور صدر جماعت تھے۔ کا پڑپوتا ہے۔ اور مکرم ملک لطیف احمد صاحب کے بڑے بھائی مکرم ملک منور احمد صاحب عارف جہلمی پنشنر مال آمد صدر انجمن احمدیہ پاکستان' حال سلطان ہاؤس رحمٰن کالونی ربوہ کا پہلا نواسہ ہے۔ اور محترم حافظ غلام علی صاحب مرحوم آف ہسولہ ضلع چکوال کا پڑنواسہ ہے۔

احباب جماعت سے عزیز نومولود کی صحت و سلامتی اور درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم رانا اعجاز احمد صاحب بمقام مرل ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 5۔ جولائی 1999ء کو بیٹا عطا کیا ہے جس کا نام از راہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باسم احمد عطا فرمایا ہے بچہ حضور کی بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو خادم دین باعمر اور صالح بنائے۔

بقیہ صفحہ 1

ناظم اعلیٰ کی تعارفی رپورٹ کے بعد مکرم حافظ صاحب موصوف نے خدام کو علم حاصل کرنے اور اس میں مسلسل ترقی کرنے اور پھر عمل کرنے کی پرزور ترغیب دلائی۔

خدام کی رہائش' طعام اور نمازوں کا انتظام احاطہ ایوان محمود میں ہی تھا۔ عبادات اور تربیتی امور پر خاص توجہ دی جاتی رہی۔ اہم پروگراموں کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے اور خدام الاحمدیہ کے شعبہ سمعی و بصری کے تعاون سے کی گئی۔ 27۔ ستمبر کو جملہ خدام اور بزرگان جماعت کو ظہرانہ دیا گیا۔

اختتامی تقریب

27۔ ستمبر کو دن کے ساڑھے گیارہ بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ تھے۔

تلاوت' عہد اور نظم کے بعد ناظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی بعد ازاں مہمان خصوصی نے نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والوں کو انعامات اور شیلڈز عطا فرمائیں۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے ناظم اعلیٰ مکرم عبدالسمیع خان صاحب کو یادگاری شیلڈ پیش کی گئی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے خطاب میں حضرت مصلح موعود کے ارشادات کے حوالے سے خدام کو اپنی اصلاح کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا پر اس بابرکت محفل کا اختتام ہوا۔

ان مقابلہ جات میں مجموعی طور پر اول آنے والے نوجوان مکرم ظہور الٰہی توقیر صاحب ربوہ تھے۔ اضلاع کے مقابلے میں اول انعام مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے حاصل کیا۔ بارک اللہ لھم۔ ربوہ نے مجموعی طور پر 21 انعامات حاصل کئے' کراچی نے 10' گوجرانوالہ نے 8 اور لاہور نے 7 انعامات حاصل کئے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

آکاش میزائل کا تجربہ

بھارت نے آکاش میزائل کا تجربہ کر لیا ہے۔ چندی پور سے کامیابی کے ساتھ فائر کئے گئے میزائل کی رینج 25 کلومیٹر ہے اور یہ 55 کلوگرام تک کا وزن اٹھا سکتا ہے آکاش نے بغیر پائلٹ کے جہاز کو بھی نشانہ بنایا۔ زمین سے فضا میں مار کرنے والے ترشول میزائل کی بھی آزمائش ہونے والی ہے۔

واجپائی کی تازہ دھمکی

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے دھمکی دی ہے کہ ہم آزاد کشمیر پر قبضہ کر لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو اس کے طریقے سوچنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ باہمی مذاکرات سے حل کرنا چاہتے ہیں۔

امریکہ غریب ملکوں کے قرضے معاف کر دے گا

امریکہ کے صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ امریکہ غریب ترین ملکوں کے تمام قرضے معاف کر دے گا۔ تاہم انہوں نے معاف کئے جانے والے ملکوں کا نام نہیں بتایا۔

سابق نیوی چیف نے بھانڈا پھوڑ دیا

بھارتی نیوی کے سابق چیف ایڈمرل وشنو بھگت نے کہا ہے کہ بھارت صرف زبانی کلامی ایٹمی قوت ہے۔ واجپائی نے مئی 1998ء میں ایٹمی دھماکہ کر کے قوم کو گمراہ کیا۔ بھارت کے پاس ایٹمی قوت بننے کیلئے بنیادی انفراسٹرکچر تک موجود نہیں۔

صدر خاتمی سے صدر کلنٹن کی مدد کی اپیل

امریکہ کے صدر کلنٹن نے ایران کے صدر خاتمی کے نام ایک خط لکھا ہے جس میں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ سعودی عرب میں امریکی فوجی اڈے میں بم دھماکوں کے ملزموں کی گرفتاری کیلئے مدد دیں۔ واشنگٹن پوسٹ نے یہ خبر دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ خط دو ہفتے قبل ایک اعلیٰ امریکی افسر نے پیرس میں اومان کے ایلچی کے حوالے کیا تھا۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے خط کی تصدیق کی ہے مگر کہا ہے کہ وہ اس کے مندرجات کی تفصیل نہیں بتا سکتے۔ سفارتی کوششیں خفیہ رہنی چاہئیں۔

امریکہ کی انڈونیشیا کو سنگین نتائج کی دھمکی

امریکی وزیر دفاع نے انڈونیشیا کے وزیر دفاع سے ملاقات میں مشرقی تیمور میں تشدد کا ذمہ دار انڈونیشیا کو قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ انڈونیشیا کے فوجی عناصر نے ریفرنڈم کے بعد تشدد میں ملیشیا کی مدد اور پشت پناہی کی ہے۔ فوج ان واقعات کی تحقیقات کرے اور قصورواروں کو سزا دے اور ملیشیا کو غیر مسلح کرے ورنہ ان کے ملک کو شدید نقصان بھگتنا ہوگا۔ امریکی وزیر دفاع نے کہا کہ انڈونیشی فوج نے اب تک تشدد کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔

مذہبی فرقے کے رکن کو سزائے موت

جاپان میں ایک مذہبی فرقے کے ایک سینئر رکن کو چار سال قبل زیر زمین ریلوے میں زہریلی گیس کے حملے کے ذریعے 12۔ افراد کو ہلاک کرنے کے الزام میں موت کی سزا سنا دی گئی۔ یہ اس فرقے کے پہلے شخص ہیں جن کو موت کی سزا دی گئی ہے۔ یہ اوم فرقہ مذہبی انتہاپسندی کیلئے معروف ہے۔

شاہ فہد کی وطن واپسی

خادم حرمین الشریفین شاہ فہد کا سپین سے واپسی پر شاندار استقبال کیا گیا۔ اخبارات نے وہیل چیئر پر بیٹھے مسکراتے ہوئے شاہ فہد کی تصاویر نمایاں طور پر شائع کیں۔ ولی عہد شہزادہ عبداللہ نے ان کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔

میلاسوچ کے خلاف تحریک

یوگوسلاویہ کے سرب صدر میلاسوچ کے خلاف تحریک جاری رہے گی۔ سربیا کے اپوزیشن رہنما نے کہا ہے کہ وہ ریاستی تشدد کے باوجود صدر میلاسوچ کے خلاف مزاحمت جاری رکھیں گے۔ اپوزیشن کے کارکنوں کا مقصد پولیس کے ساتھ تصادم نہیں بلکہ صدر میلاسوچ کو اقتدار سے ہٹانا ہے۔

چیچنیا پر روس کے حملے

چیچنیا پر روس کے طیاروں کی بمباری کا سلسلہ جاری ہے۔ تازہ حملوں میں 19۔ افراد جاں بحق ہو گئے۔ تازہ حملوں میں تیل کی تنصیبات اور صنعتی علاقوں کو نشانہ بنایا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: یکم اکتوبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ
2۔اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-54
3۔اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-39
3۔اکتوبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-02

ہر سال آمدن اور اثاثے ظاہر کرنا ہوں گے

وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے امریکہ میں مختلف اداروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام ارکان پارلیمنٹ سیاسی عہدوں پر تعینات افراد مشیروں اور گریڈ 20 اور اس سے اوپر کے سرکاری افسروں کو ہر سال اپنی آمدنی اور اثاثوں کو ظاہر کرنے کا پابند بنایا جائے گا۔ انہوں نے انسٹی ٹیوٹ سنٹر فار انٹرنیشنل سٹریٹیجک سٹڈیز سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے دفاعی بجٹ کم کیا مگر بھارت کی ایٹمی تیاروں کے پیش نظر قومی سلامتی پر سودے بازی نہیں کرسکتے۔ انہوں نے کہا کہ نادہندگان سے وصولیوں کیلئے کمیشن قائم کردیا گیا ہے۔ نادہندہ کوئی بھی ہو وصولی ضرور کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اب ہم اس قابل ہیں کہ ہنگامی مالیاتی فیصلے واپس لے لیں۔

تحریک جعفریہ گوجرانوالہ کے صدر قتل

گذشتہ روز نامعلوم دہشت گرد کی فائرنگ سے تحریک جعفریہ گوجرانوالہ ڈویژن کے صدر اعجاز حسین رسول نگری ایڈووکیٹ ہلاک ہوگئے۔ وہ اپنی 5 سالہ بیٹی معصومہ نور کو گارڈ امداد حسین شاہ کے ہمراہ سکول چھوڑنے جارہے تھے گارڈ زخمی ہوگیا بچی کار کے شیشے ٹوٹنے سے زخمی ہوئی۔ مرحوم کی نماز جنازہ کے موقع پر شرکاء نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ گاڑیوں اور دکانوں کی توڑپھوڑ کی گئی۔

دن رات ایک کردوں گا

وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ میں خوشحال پاکستان کیلئے دن رات ایک کردوں گا۔ غریبوں کے مسائل حل کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ وہ لارنس کالج گھوڑا گلی کے 139 ویں سالانہ یوم تاسیس کے موقع پر خطاب کر رہے تھے۔

حکومت فوج تنازعہ حل کرنے کی کوشش

بی بی سی نے چیف آف آرمی سٹاف کے اضافی چارج کی مدت میں توسیع پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت اور فوج میں اگر کوئی تناؤ تھا تو یقیناً اسے حل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ امریکی خبر رساں ایجنسی اے پی اے نے تبصرہ کیا ہے کہ جنرل پرویز مشرف کے عہدہ میں توسیع قیاس آرائیوں کے دوران کی گئی۔

غریبوں کے سب سے بڑے دشمن

جھنگ میں کسان بچاؤ ریلی سے خطاب کرتے ہوئے عوامی تحریک کے طاہر القادری نے کہا کہ حکمران غریبوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ ان کی قیادت میں ہزاروں کسانوں نے جلوس نکالا۔ ریلی چنیوٹ موڑ سے شروع ہو کر پورے شہر کا چکر لگاتی ہوئی یوسف شاہ روڈ پر جلسہ میں بدل گئی۔ طاہر القادری نے کہا کہ بجلی کے فلیٹ ریٹ بحال نہ کئے تو حکمرانوں کا گریبان پکڑیں گے۔ شوگر ملوں والے کسانوں کو رسوا کر رہے ہیں۔

میاں اظہر کے خلاف تحقیقات شروع

ناراض مسلم لیگی ایم این اے سابق گورنر پنجاب میاں محمد اظہر کے خلاف تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔ ایجنسیوں نے پرانے کھاتے کھول لئے ہیں۔ خفیہ ادارے کے ایک افسر نے لاہور کارپوریشن سے میاں اظہر کے دور کا ریکارڈ طلب کرلیا۔ میاں اظہر لاہور کے میئر رہے تھے۔

اپوزیشن جتنا مرضی چلائے

وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ اپوزیشن کی احتجاجی تحریکیں اپنی موت آپ مرجائیں گی۔ اپوزیشن کا الائنس جتنا مرضی چاہے چلائے انتخابات مقررہ وقت پر ہی ہونگے۔ داڑھی رکھ کر منکے گرانے اور افراتفری پھیلانے والے مسلمان نہیں۔ ماضی کی حکومتوں نے گند ڈال دیا ہم دن رات محنت کر رہے ہیں۔

منشیات کیس روکنے کی استدعا مسترد

آصف علی زرداری کے خلاف منشیات کیس کی سماعت روکنے کی اپیل مسترد کردی گئی۔ ہائی کورٹ نے ایڈووکیٹ جنرل کو نوٹس جاری کردیا۔

آصف زرداری کو موت کی سزا ہوسکتی ہے

بینظیر بھٹو نے انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں کو خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ منشیات کے کیس میں آصف زرداری کو موت کی سزا ہوسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی تنظیمیں حکومت کی انتقامی کارروائیوں کا نوٹس لیں زرداری کو عدالتوں میں دفاع کرنے کا قانونی حق دلایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس مقدمے میں آصف زرداری کو انصاف ملتا نظر نہیں آتا۔ یہ آصف کو ۔ ۔تی قانون کے غلط استعمال کے ذریعے جان سے مارنے کی سازش ہے جس طرح میرے والد شہید ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھ کیا گیا۔

ایف آئی اے کو روک دیا گیا

وفاقی تحقیقاتی ادارے ایف آئی اے کو سینئر بینکاروں اور پی آئی اے کے افسروں کی تحقیقات سے روک دیا گیا۔ اعلیٰ افسروں کی پوچھ گچھ سے افسروں کو پریشانی ہوتی ہے اور کام متاثر ہوتا ہے۔ وزیر داخلہ کی زیر صدارت اجلاس میں کہا گیا کہ بیرون ملک سے آئے ہوئے یا ڈی پورٹ کئے گئے پاکستانیوں کو ائرپورٹ پر ناجائز تنگ نہ کیا جائے۔

کپاس کی قیمتوں کا فیصلہ

حکومت کی خصوصی کمیٹی اور اپٹما کے درمیان مذاکرات کے ذریعے طے پایا ہے کہ روئی کا نرخ 1936 روپے اور پھٹی کا نرخ 835 روپے فی من کردیا جائے۔ حتمی منظوری وزیراعظم دیں گے۔

پاک فضائیہ کا طیارہ بچ گیا

سرگودھا کے قریب پاک فضائیہ کا ایک طیارہ خوفناک حادثے سے بال بال بچ گیا۔ پرواز کے دوران پیٹرول کے اضافی ٹینک میں آگ بھڑک اٹھی۔ پائلٹ نے طیارے کو ہنگامی طور پر اتار لیا۔

دورہ بھارت خفیہ مشن نہیں تھا

سابق سیکرٹری خارجہ اعجاز اے نائیک نے کہا ہے کہ میرا دورۂ بھارت کسی خفیہ مشن کا حصہ نہیں تھا۔ خوامخواہ غلط فہمیاں پھیلائی جارہی ہیں بھارتی پریس کی جانبداری سے سب آگاہ ہیں۔ میں سارک ممالک کی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کیلئے دہلی گیا تھا۔

کئی کھلاڑی ملوث ہیں

کرکٹ میں جوئے اور میچ فکسنگ کے معاملات کی تحقیقات کرنے والے جسٹس قیوم نے کہا ہے کئی کھلاڑیوں کے جو اسکینڈل میں ملوث ہونے کے شواہد مل گئے ہیں۔ اس بات سے مایوسی ہوئی کہ کمیشن کے سامنے پیش ہونے والے اپنے ہی بیانات سے متضاد بیانات دے رہے ہیں۔

جج کی مشکلات

وفاقی وزیر قانون وانصاف خالد انور نے کہا ہے کہ جج مشکلات میں ہو تو مجبوراً رشوت لیتا ہے۔ ججوں کی تنخواہوں میں کوئی شریف آدمی گذارہ نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس رجحان کو ختم کرے گی کہ جسے کسی محکمے میں ملازمت نہ ملے وہ سول جج بننے آجائے۔ انہوں نے بتایا کہ تمام سول اور سیشن ججوں کو کار اور کوٹھی دینے کے لئے ایشیائی ترقیاتی بنک سے فنڈز مانگے ہیں جو اگلے سال جون تک مل جائیں گے۔

مارچ سے قبل سندھ کے الیکشن

باخبر ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ وزیراعظم نے سید غوث علی شاہ کو ہدایت کی ہے کہ دسمبر تک حالات سازگار بنادیں تاکہ مارچ سے قبل سندھ اسمبلی کے انتخابات کرائے جاسکیں۔

پیچیدہ اور مشکل امراض کے
بااعتماد علاج کے لئے
فرحت ہومیو کلینک طارق مارکیٹ ربوہ

سندھی لینن نئے دیدہ زیب پرنٹ
سندھی ٹانکے دار گلے، ریشمی پرنٹڈ سوٹ
اس کے علاوہ آپ کی ضرورت کا ہر کپڑا
بہت کم قیمت پر
اکبر احمد۔ 32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ
ملحقہ کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب 212866

ہومیوپیتھی میں پہلی بار
ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل نئے ایڈیشن 1999ء اور ہومیوپیتھک نسخہ جات کے ادویات پر مشتمل
234۔ ادویات مع خوبصورت بریف کیس
اور سادہ بکس رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں
ہومیوپیتھک ادویات علاج کیلئے بااعتماد نام۔ عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فون 212399

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور۔ ربوہ
دکان 04524-699
گھر 04524-211971

نہایت باموقع جگہ برائے فروخت
(۱) جدید جلسہ گاہ کے نزدیک ساہیوال روڈ پر واقع ایک کنال کا کمرشل پلاٹ۔
(۲) کارنر پلاٹ رقبہ 15 مرلہ دارالیمن شرقی مناسب قیمت پر برائے فروخت موجود ہے۔
رابطہ کیلئے۔ بشارت احمد خان
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ
فون (1)211274 (2) 213123
Res: 212487, FAX: 213223

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61